روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 27 ستمبر 2013ء 20 ذیقعد 1434 ہجری 27 تبوک 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 221

عجب نادان

عجب ناداں ہے وہ مغرور و گمراہ
کہ اپنے نفس کو چھوڑا ہے بے راہ
بدی پر غیر کی ہر دم نظر ہے
مگر اپنی بدی سے بے خبر ہے

(درثمین)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

قادیان کے کنہیالعل صراف کا یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ خود حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ جانا تھا۔آپ نے مجھے فرمایا کہ یکّہ کرادیا جائے۔حضور جب نہر پر پہنچے تو آپ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے۔ یکے والے کو وہاں چھوڑا اور خود پیدل واپس تشریف لائے۔ یکے والے کو پُل پر اور سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہوگیا اور مرزا صاحب غالبًا پیدل ہی بٹالہ گئے تو میں نے یکہ والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کم بخت! اگر مرزا نظام دین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن وہاں بیٹھنا پڑتا تو بیٹھتا لیکن چونکہ یہ نیک اور درویش طبع آدمی ہے اس لئے تو ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا ’’وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا اُسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا۔‘‘ (حیات طیبہ صفحہ 16)

آپ کے خادم مرزا اسماعیل بیگ کی شہادت ہے کہ جب حضرت اقدس اپنے والد بزرگوار کے ارشاد کے ماتحت بعثت سے قبل مقدمات کی پیروی کے لئے جایا کرتے تھے تو سواری کے لئے گھوڑا بھی ساتھ ہوتا تھا اور میں عموماً ہمرکاب ہوتا تھا۔لیکن جب آپ چلنے لگے تو آپ پیدل ہی چلتے اور مجھے گھوڑے پر سوار کرادیتے۔ میں بار بار انکار کرتا اور عرض کرتا حضور مجھے شرم آتی ہے آپ فرماتے کہ: ’’ہم کو پیدل چلتے شرم نہیں آتی۔تم کو سوار ہوتے کیوں شرم آتی ہے۔‘‘

جب حضرت قادیان سے چلتے تو ہمیشہ پہلے مجھے سوار کرتے۔ جب نصف سے کم یا زیادہ راستہ طے ہوجاتا تو میں اتر پڑتا اور آپ سوار ہوجاتے اور اسی طرح جب عدالت سے واپس ہونے لگتے تو پہلے مجھے سوار کراتے اور بعد میں آپ سوار ہوتے۔ جب آپ سوار ہوتے تو گھوڑا جس چال سے چلتا اُسی چال سے چلنے دیتے۔‘‘ (حیات طیبہ صفحہ 16)

ایک دفعہ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ میں اپنے نفس کو دوسروں پر ذرا بھی ترجیح نہیں دیتا۔میرے نزدیک متکبر سے زیادہ کوئی بت پرست اور خبیث نہیں۔ متکبر کسی خدا کی پرستش نہیں کرتا بلکہ وہ اپنی پرستش کرتا ہے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود صفحہ 43۔از حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی)

مکرم مرزا دین محمد صاحب کا بیان ہے کہ

میں اولاً حضرت مسیح موعود سے واقف نہ تھا یعنی ان کی خدمت میں مجھے جانے کی عادت نہ تھی۔خود حضرت صاحب گوشہ نشینی اور گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔لیکن چونکہ وہ صوم وصلوۃ کے پابند اور شریعت کے دلدادہ تھے۔یہی شوق مجھے بھی ان کی طرف لے گیا اور میں ان کی خدمت میں رہنے لگا۔جب مقدمات کی پیروی کے لئے جاتے تو مجھے گھوڑے پر اپنے پیچھے سوار کرلیتے تھے اور بٹالہ جا کر اپنی حویلی میں باندھ دیتے۔اس حویلی میں ایک بالا خانہ تھا۔آپ اس میں قیام فرماتے۔اس مکان کی دیکھ بھال کا کام ایک جولاہے کے سپرد تھا جو ایک غریب آدمی تھا۔آپ وہاں پہنچ کر دو پیسے کی روٹی منگواتے۔ یہ اپنے لئے ہوتی تھی اور اس میں سے ایک روٹی کی چوتھائی کے ریزے پانی کے ساتھ کھالیتے۔باقی روٹی اور دال وغیرہ جو ساتھ ہوتی وہ اُس جولاہے کو دے دیتے۔ اور مجھے کھانا کھانے کے لئے چار آنہ دیتے تھے۔آپ بہت ہی کم کھایا کرتے تھے اور کسی قسم کے چسکے کی عادت نہ تھی۔

(حیات طیبہ صفحہ 16)

آج حضور انور ایدہ اللہ کا

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج 27 ستمبر کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے پر پاکستانی وقت کے مطابق 10 بجے صبح تا 12 بجے دوپہر کی نشریات کے دوران ٹیلی کاسٹ ہوگا۔احباب جماعت حضور انور کا خطبہ جمعہ خود بھی سنیں اور دوسروں کو بھی استفادے کی تلقین فرمائیں۔

ضرورت ہے

ایم ٹی اے پاکستان کو SVHS\VHS سسٹم کے VCR اور Hi 8 Video Camera کی ضرورت ہے جن احباب کے پاس مندرجہ بالا اشیاء اچھی حالت میں موجود ہیں براہ کرم درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔

0476212630-0476212281

(ایڈیشنل ناظر اشاعت ایم ٹی اے ربوہ)

شعبہ آرکیالوجی سے تعلق رکھنے والے احباب رابطہ کریں

ایسے احمدی احباب وخواتین جو شعبہ آرکیالوجی اور Heritage Management اور متعلقہ شعبہ جات سے تعلق رکھتے ہوں۔ان سے درخواست ہے کہ وہ نظارت تعلیم سے رابطہ کریں اور اپنے مندرجہ ذیل کوائف بذریعہ ای میل نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

نام مع ولدیت ، ایڈریس ، فون نمبر ، ای میل ایڈریس ، یونیورسٹی ، موجودہ پیشہ اور تفصیلی CV

نظارت تعلیم۔صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

فون: 047-6212473 فیکس: 047-6212398

Email:info@nazarattaleem.org

(نظارت تعلیم)

سنگاپور ۔ شیروں کا مسکن

یہاں جنوری 1937ء میں احمدیت کا آغاز ہوا

سرکاری نام:
جمہوریہ سنگاپور
(Republic of Singapore)

پرانا نام:
تماسک Tumasek

وجہ تسمیہ:
ملائی زبان میں سنگھا شیر ببر کو کہتے ہیں اور پور کے معنی شہر کے ہیں۔ شیروں کا مسکن ہونے کی وجہ سے سنگاپور کہلایا۔

محل وقوع:
جنوب مشرقی ایشیا

حدود اربعہ:
اس کے شمال میں ملائشیا اور جنوب میں انڈونیشیا واقع ہیں۔ ملائشیا صرف ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

جغرافیائی صورتحال:
سنگاپور جزیرہ نما ملایا کے جنوبی کونے پر واقع ایک جزیرہ ہے۔ اس کی مشرق سے مغرب لمبائی 42 کلومیٹر اور شمال سے جنوب چوڑائی 23 کلومیٹر ہے۔ یہ بحر چین اور بحر ہند کو باہم ملانے والی آبنائے کے ناکے پر ہے۔ اس کے اردگرد 50 ملحق چھوٹے جزائر ہیں۔ شمال میں ایک تنگ آبنائے جوہور اسے ملائشیا سے جدا کرتی ہے۔ جنوب میں ریاؤ مجمع الجزائر اسے انڈونیشیا سے جدا کرتا ہے۔ سنگاپور شہر جزیرے کے جنوب مشرقی سرے پر واقع ہے۔ مرکزی جزیرے کے عین وسط میں ایک بڑا برساتی جنگل ہے۔ ساحل کے ساتھ ساتھ مینگروو درختوں کے جھنڈ ہیں۔ دنیا بھر کے بحری جہازوں کو یہاں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔
ساحل 193 کلومیٹر

رقبہ: 640 مربع کلومیٹر

آبادی:
29 لاکھ 50 ہزار نفوس (1998ء)

دارالحکومت:
سنگاپور سٹی (3 لاکھ)

بلند ترین مقام:
تماح ہل Timah (177 میٹر)

بڑے ٹاؤن:
چانگی۔ تواس۔ جورونگ۔ نی سون۔ سمباوانگ ۔ کوئنز ٹاؤن۔ بیڈوک۔ یی شون۔ ووڈ لینڈ۔ یوچوکانگ۔

سرکاری زبان:
انگریزی۔ ملائی چینی۔ تامل

مذاہب:
بدھ مت 30 فیصد۔ عیسائی 19 فیصد۔ مسلم 16 فیصد۔ ہندو۔ تاؤازم

اہم نسلی گروپ:
چینی 78 فیصد۔ ملائی 14 فیصد۔ انڈین 7 فیصد

یوم آزادی:
9/اگست 1965ء

رکنیت اقوام متحدہ:
21 ستمبر 1965ء

کرنسی یونٹ:
ڈالر S$=100 سینٹ (بینک آف سنگاپور)

انتظامی تقسیم: 5 ضلع (ڈسٹرکٹ)

موسم:
خط استواء سنگاپور کے قریب سے گزرتا ہے۔ موسم گرم مرطوب لیکن سال بھر خوشگوار رہتا ہے۔ بارش کی اوسط 80 انچ ہے۔

اہم زرعی پیداوار:
ربڑ۔ پھل اور سبزیاں (پولٹری۔ مویشی)

اہم صنعتیں:
جہاز سازی۔ تیل کی صفائی۔ الیکٹرانکس کا سامان۔ کیمیائی اشیاء۔ کاغذ۔ ادویات۔ کپڑا سازی۔ پلاسٹک۔ ربڑ کی مصنوعات سٹیل پائپ۔ پلائی ووڈ۔ فوڈ پیکنگ۔ لکڑی کا سامان۔ سیاحت۔ کمپیوٹر پارٹس۔ ماہی گیری

مواصلات:
قومی فضائی کمپنی ''سنگاپور ایئر لائنز'' سنگاپور میں ایشیا کا سب سے بڑا چانگی انٹرنیشنل ایئرپورٹ اور بندرگاہ ہے۔
آبنائے جوہور پر 26 کلومیٹر لمبی ریلوے اسے ملائشیا سے ملاتی ہے۔

طرز حکومت

سنگاپور آزاد جمہوریہ ہے۔ صدر ریاست کا سربراہ مملکت (ہیڈ آف سٹیٹ) اور مسلح افواج کا کمانڈر انچیف ہے۔ پہلے پارلیمنٹ صدر کو منتخب کرتی تھی لیکن 1991ء کی آئینی ترمیم کے بعد اب صدر براہ راست عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے۔ وزیراعظم حکومت کا سربراہ ہے جس کے پاس تمام انتظامی اختیارات موجود ہیں۔ صدر 6 سال کے لئے منتخب کیا جاتا ہے۔

قانون سازی کا اختیار 83 رکنی پارلیمنٹ کو حاصل ہے۔ اس کے تمام ارکان عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں۔ پیپلز ایکشن پارٹی (PAP) ملک کی سب سے بڑی سیاسی جماعت ہے۔

دیگر جماعتوں میں ''دی ورکرز پارٹی''۔ ''سنگاپور ڈیموکریٹک پارٹی'' (SDP) اور ''ملائی نیشنل آرگنائزیشن آف سنگاپور'' (PEKEMAS) شامل ہیں۔

عمومی معلومات

سنگاپور کو ''ایشیا کا پیرس''، ''مشرق و مغرب کا دروازہ''، ''بحرالکاہل کی کنجی'' اور ''مشرق کا نگینہ'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہ دنیا اور جنوب مشرقی ایشیا کی ایک بڑی بندرگاہ اور تجارتی مرکز ہے۔ اسے دولت مشترکہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ ملائشیا اور سنگاپور کے درمیان ایک میل کا سمندر تھا جسے انگریزوں نے ایک پل کے ذریعے آپس میں ملا دیا۔ یہ پل انجینئرنگ کا اعلیٰ شاہکار و نمونہ ہے۔ پل کے اختتام پر کچھ حصہ اس طرح بنایا گیا ہے کہ جب کوئی بحری جہاز گزارنا ہو تو اسے اٹھا دیا جاتا ہے۔ جہاز کے گزر جانے کے بعد پھر نیچے پل سے ملا دیا جاتا ہے۔ دنیا میں تیل صاف کرنے کا تیسرا بڑا کارخانہ سنگاپور میں ہے۔ 1980ء میں نیشنل یونیورسٹی آف سنگاپور قائم ہوئی۔

سنگاپور میں احمدیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مکرم مولوی غلام حسین ایاز صاحب کو سنگاپور، ملاکا اور پینانگ کی ریاستوں کے لئے مئی 1935ء میں روانہ فرمایا۔ روانگی کے وقت آپ کو صرف اخراجات سفر دیئے گئے۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک خود آمد پیدا کر کے گزارہ کرتے رہے اور مشن چلاتے رہے۔

محترم مولانا ایاز صاحب سنگاپور پہنچ کر دیوانہ وار دعوت الی اللہ میں مشغول ہو گئے۔ آپ کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر آپ کی کوششوں کا پہلا ثمرہ حاجی جعفر صاحب ہیں جنہوں نے جنوری 1937ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی۔

مولانا ایاز صاحب 14 مارچ 1936ء کو سنگاپور سے ملایا کی ریاست جوہر میں تشریف لے گئے اور جوہر (دارالسلطنت) نگم، پنتیان کچیل، باتو پاہٹ، مؤار، کوتا تینگی، نبوت وغیرہ شہروں کا دورہ کیا اور انگریزی اور ملائی زبان میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ دس روز بعد آپ نے ریاست ملاکا میں قدم رکھا اور اس کے بعض مشہور شہروں مثلاً جاسین، آلورگاجا، مریمون، ستامپین اور تنجونگ تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ 21/اپریل کو آپ ملاکا سے روانہ ہو کر ''نگری سمبلین'' کے شہر سرمبان Seremban میں پہنچے۔ 24/اپریل کو ایف۔ ایم ایس کے مرکز کوالالمپور تشریف لے گئے۔

سنگاپور میں احمدیت کا بیج بویا جا چکا تھا جو آہستہ آہستہ بڑھ رہا تھا اور سعید روحیں کھنچی آ رہی تھیں۔ کامیابی کے یہ ابتدائی آثار دیکھ کر وسط 1937ء میں ملایا میں مخالفت کا بازار گرم ہو گیا۔

یکم ستمبر 1937ء کو آپ ملایا کی ایک ریاست سلانگور میں تشریف لے گئے اور پہلے کوالالپور اور پھر کلانگ میں ٹھہرے۔ کلانگ میں پانچ اشخاص (جن میں حافظ عبدالرزاق بھی تھے) مشرف بہ احمدیت ہوئے۔ جنوری 1940ء کو یہاں پندرہ احمدیوں پر مشتمل ایک جماعت پیدا ہو گئی۔

یکم ستمبر 1939ء کو دوسری جنگ عظیم چھڑ گئی تو جاپان نے دو تین ماہ کے اندر اندر مانچو کو اور شمالی چین کے علاوہ فلپائن، ہند چینی، تھائی لینڈ، ملایا، سنگاپور، جاوا، بورنیو، سیلبز، نیوگنی اور بحرالکاہل کے بہت سے جزیروں کو اپنے زیر اقتدار کر لیا۔

یہ ایام سنگاپور مشن اور مولوی ایاز صاحب کے لئے انتہائی صبر آزما تھے۔ خصوصاً جاپانیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرنے کی وجہ سے آپ پر بہت سختیاں کی گئیں اور خرابی صحت کے باعث سر اور داڑھی کے بال قریباً سفید ہو گئے۔ آپ اس دور کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کرتے تھے کہ ''اس زمانہ میں بڑی رقت اور گداز سے دعائیں کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ کا مجھ سے یہ سلوک تھا کہ اکثر دفعہ بذریعہ کشف اور الہام دعا کی قبولیت اور آئندہ کامیابی کے متعلق مجھے بشارات مل جاتی تھیں اور یہ سب حضرت مسیح موعود کے طفیل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی توجہ کی برکت تھی۔''

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
کا اظہار خوشنودی

''ایسے علاقوں میں بھی احمدیت پھیلنی شروع ہو گئی ہے جہاں پہلے باوجود کوشش کے ہمیں کامیابی نہیں ہوئی تھی۔ ملایا میں یا تو یہ حالت تھی کہ مولوی غلام حسین صاحب ایاز کو ایک دفعہ لوگوں نے رات کو مار مار کر گلی میں پھینک دیا اور کتے ان کو چاٹتے رہے اور یا اب جو لوگ ملایا سے واپس آئے ہیں انہوں نے بتایا ہے کہ اچھے اچھے مالدار ہوٹلوں کے مالک اور معزز طبقہ کے ستر اسی کے قریب دوست احمدی ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز بروز ترقی کر رہا ہے۔''

(روزنامہ الفضل 18 دسمبر 2006ء)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

خدا کے فضل سے 75 سال مکمل ہو گئے

مجلس خدام الاحمدیہ کی مختصر ابتدائی تاریخ

نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد آج سے 75 سال قبل 1938ء میں ڈالی گئی۔ حضرت مصلح موعود نے اس کی بنیاد کی غرض یہ بیان فرمائی:

''میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولادوں کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولادوں کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو۔ اگر ایک یا دو نسلوں تک یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دے گی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔''

(الفضل 17 رفروری 1939ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ 31 رجنوری 1938ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خصوصی اجازت اور مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب کی دعوت پر قادیان کے مندرجہ ذیل دس نوجوان ان کے مکان پر جمع ہوئے۔

1۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب
2۔ مکرم حافظ بشیر احمد صاحب
3۔ مکرم مولانا ظہور حسین صاحب
4۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ
5۔ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب
6۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب
7۔ مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب
8۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب
9۔ مکرم مولانا محمد احمد جلیل صاحب
10۔ مکرم چوہدری خلیل احمد ناصر صاحب

اس اجلاس میں صدارت کیلئے مولوی قمر الدین صاحب اور سیکرٹری کے لئے شیخ محبوب عالم خالد صاحب کا انتخاب کیا گیا۔ ان نوجوانوں نے تائید خلافت میں کوشاں رہنے اور اس کے خلاف اُٹھنے والے ہر فتنہ کے خلاف سینہ سپر ہونے کا عزم کیا۔

حضرت مصلح موعود نے 4 فروری 1938ء کو اس تنظیم کا نام ''خدام الاحمدیہ'' رکھا اور فروری و مارچ میں قادیان کے مختلف حلقوں میں اس کی شاخیں قائم کر دیں۔ اراکین قرآن و حدیث و فقہ و تاریخ کے متعلق مطالعہ کرتے اور خلافت کے خلاف فتنوں کے جواب میں تحقیق و تدقیق کرتے۔ ان دنوں شیخ عبدالرحمان مصری صاحب کا فتنہ برپا تھا۔ چنانچہ مجلس نے یکے بعد دیگرے دو ٹریکٹ مصری صاحب کے اشتہاروں کے رد میں لکھے جو بہت مقبول ہوئے۔

اپریل 1938ء میں حضرت مصلح موعود نے مسلسل خطبات کے ذریعہ قادیان اور باہر کی جماعتوں میں اس مجلس کے قیام کا ارشاد فرمایا اور پھر اس مجلس کے لئے پروگرام بھی تجویز ہوا جس میں ہاتھ سے کام کرنا، درس و تدریس، پابندی نماز، معذوروں کی خبرگیری، تکفین و تدفین و تقاریب میں امداد وغیرہ شامل تھے اس کے بعد اس مجلس کا لائحہ عمل اور شعبے قرار پائے۔

نومبر 1938ء میں سیکرٹری کے فرائض خلیل احمد ناصر صاحب کے سپرد ہوئے جو قبل ازیں اسسٹنٹ سیکرٹری تھے۔ اور سید مختار احمد ہاشمی صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔ دوسرے سال 1939ء کے انتخاب میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر اور مکرم خلیل احمد ناصر صاحب سیکرٹری منتخب ہوئے۔

قادیان میں پہلا مرکزی دفتر مکرم چوہدری علی محمد صاحب کے مکان ریتی چھلہ میں قائم کیا گیا۔ کچھ عرصہ بعد بڑے بازار میں سید محمد اسماعیل صاحب کی دکانوں کے چوبارہ پر اور پھر قصر خلافت جانے والی گلی کے کونہ میں منور بلڈنگ کے چوبارہ میں اور بعد ازاں دفتر مرکزیہ گیسٹ ہاؤس دارالانوار منتقل ہو گیا۔

شروع میں دفتری امور سید مختار احمد ہاشمی صاحب رضا کارانہ طور پر سرانجام دیتے تھے۔ ایک سال بعد مارچ 1939ء میں پہلا باتنخواہ محرر منظور ہوا اس کے لئے سید عبدالباسط صاحب خدام الاحمدیہ سے وابستہ ہو گئے۔ وہ یکم فروری 1948ء کو معتمد تجویز ہوئے اور پھر نائب معتمد مقرر ہوئے۔ شروع میں بیشتر ہدایات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی سے لی جاتی تھیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ میں آغاز میں مندرجہ ذیل شعبے قائم ہوئے اور ان کا چلانے والا مہتمم مقرر ہوا:۔

وقار عمل، خدمت خلق، دعوت الی اللہ، تربیت واصلاح، تعلیم، اطفال، صحت جسمانی، تجنید، مال، اشاعت اور اعتماد۔ (بعد میں مزید شعبہ جات کا اضافہ ہوا)

☆ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب نے فروری 1939ء سے اکتوبر 1949ء تک بطور صدر اور 1949ء سے 1954ء تک بطور نائب صدر اوّل خدمات سرانجام دیں اس دوران صدارت کا منصب حضرت مصلح موعود نے اپنے پاس رکھا۔

☆ مجلس خدام الاحمدیہ کا اولین دستور اساسی 1939ء میں تیار ہوا جس میں قواعد وضوابط اور تقسیم شعبہ جات کا تذکرہ ہے۔ اس دستور اساسی کا ایک حصہ 5 رنومبر 1939ء کی الفضل میں شائع ہوا۔

☆ خدمت خلق کے شعبہ کو حضرت مصلح موعود کے ارشادات کے ماتحت خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں کلیدی حیثیت دی جاتی تھی۔ جماعت کے قیام کی غرض خدمت انسانیت کو پورا کرنے کی ذمہ داری خدام الاحمدیہ کے سپرد کی گئی۔

مجلس کا بیج

شروع میں ہی اراکین کے لئے ایک بیج بنوایا گیا جس کی زمین سیاہ تھی اور نقوش میں منارۃ المسیح جس کے اوپر ایک جھنڈا لہرا رہا ہے جس پر کلمہ طیبہ درج تھا۔ ساتھ ہی ہلال کے ستارے کے نشان ثبت تھے۔ ہلال کے ساتھ واستبقوا الخیرات کے الفاظ اور نیچے خدام الاحمدیہ بھی لکھا ہوا تھا۔

☆ حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری جو ابتدائی دس اراکین میں شامل تھے اور زعیم دارالرحمت قادیان مقرر ہوئے تھے۔ 2 مئی 1938ء کو خدام الاحمدیہ کے اجتماعی وقار عمل کے دوران کام کرتے ہوئے دماغ کی رگ پھٹنے سے وفات پا گئے۔ آپ خدام الاحمدیہ کے پہلے شہید تھے۔

خدام الاحمدیہ کا عہد

ابتداء میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے نوجوانوں کے لئے ایک عہد تجویز فرمایا جس کے الفاظ یہ تھے: تشہد (ایک بار)

میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال عزت کی قربانی کی پرواہ نہیں کروں گا۔ (تین بار)

جون 1942ء میں اردو کے الفاظ میں حسب ذیل ترمیم حضور نے فرمائی:۔

''میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا''۔

اس کے بعد 19 راکتوبر 1956ء کو کچھ ترمیم فرمائی اور عربی الفاظ کے بعد اردو الفاظ یوں قرار پائے: (عربی الفاظ کے بعد)

''میں اقرار کرتا ہوں کہ دینی قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ اسی طرح خلافت احمدیہ کے قائم رکھنے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہوں گا اور خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ فرمائیں گے اس کی پابندی کرنی ضروری سمجھوں گا۔''

پہلا اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا اجتماع 25 ردسمبر 1938ء کو بعد دوپہر بیت نور قادیان میں ہوا۔ جس میں صرف حضرت مصلح موعود نے خطاب فرمایا اور خدام کو بیش قیمت نصائح فرمائیں کہ وہ احمدیت کے متعلق اپنے دلوں میں جذبہ واحترام پیدا کریں۔ استقلال کا مادہ پیدا کریں، محنت کی عادت ڈالیں، قیاسات سے کام لینے سے اجتناب کریں، وسعت نظر پیدا کریں، دیانت کی روح، خدمت خلق کے کام، سچائی اختیار کریں، اپنا مقصود سامنے رکھیں، اطاعت سے کام لیں۔

آپ نے اس روز کی یادداشت میں یہ بھی تحریر فرمایا:۔

''نوجوان جماعت کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں اور آئندہ قوم کا مقیاس''

''تمہارے موٹو یہ ہونے چاہئیں:
(1) خدمت احمدیت، مذہبی ذمہ داری (2) سچ کا قیام (3) دیانت (4) خدمتِ خلق (5) ترقی''

وقار عمل

ابتدائی طور پر حضور نے خدام الاحمدیہ کے کاموں میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا لائحہ عمل دیا اور پھر 1939ء میں فرمایا کہ اس کے لئے وقت اور دن مخصوص کریں اور اجتماعی کام (وقار عمل) کریں۔ چنانچہ 30 رمارچ 1939ء کو قادیان میں خدام الاحمدیہ کے تحت پہلا اجتماعی وقار عمل ہوا جو دارالرحمت اور دارالعلوم کی درمیانی سڑک پر ہوا۔

دوسرا اجتماع

25 ردسمبر 1939ء کو دوسرا اجتماع بیت نور قادیان سے متصل میدان میں ہوا جن میں متعدد اراکین اور صدر محترم نے تقاریر کیں اور حضرت مصلح موعود نے بصیرت افروز خطاب فرمایا۔

لوائے خدام الاحمدیہ

جلسہ جوبلی 1939ء کے موقع پر لوائے خدام الاحمدیہ بھی تیار کر کے لہرایا گیا اور اس کی ڈرائنگ ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے کی اور ڈیزائن مجلس عاملہ نے منظور کیا یہ 18 فٹ لمبا اور 8 فٹ چوڑا تھا۔ جس کے ایک تہائی میں لوائے احمدیت کے نقوش تھے۔ اور بقیہ حصہ 13 سیاہ و

سفید دھاریوں پر مشتمل تھا۔ 56 فٹ لمبا ڈنڈا لہرانے کے لئے تیار ہوا اس کو لہرانے کیلئے جلسہ سالانہ کی سٹیج کے بائیں طرف لوائے احمدیت سے ذرا پیچھے پلیٹ فارم تیار کیا گیا۔ حضرت مصلح موعود نے لوائے احمدیت لہرانے کے بعد لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا۔

علم انعامی

خلافت جوبلی کی مبارک تقریب پر خدام الاحمدیہ نے ایک انعامی علم بھی تیار کروایا جو اوّل آنے والی مجلس کو دیا جاتا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح کے دستِ مبارک سے دیا جاتا ہے۔ پہلے ابتدائی علم انعامی لینے والی مجالس یہ تھیں:

1939ء کیرنگ اڑیسہ۔ 1940ء گوجرانوالہ 1941ء چک 99 شمالی سرگودھا، 1942ء دارالرحمت قادیان۔ 1943ء لاہور۔ 1944ء دارالبرکات قادیان۔ 1945ء حلقہ بیت مبارک قادیان۔ 1946ء تا 1951ء مجلس کراچی۔

کتب کا امتحان

خدام الاحمدیہ کے تیسرے سال میں کتب حضرت مسیح موعود کے امتحان کا سلسلہ جاری کیا گیا۔

تجنید

26/ جولائی 1940ء کو حضرت مصلح موعود نے قادیان میں خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ میں ہر ایک کو شامل ہونا لازمی قرار دے دیا۔ چنانچہ حضور کی ہدایت قادیان کے خدام واطفال کی تجنید مکمل کی گئی۔

تیسرا اجتماع

پہلے دو اجتماع جلسہ سالانہ کے ساتھ منعقد ہوئے تھے لیکن پھر حضور کی ہدایت پر الگ اوقات میں انعقاد ہوا۔ چنانچہ تیسرا اجتماع 7،6/ فروری 1941ء کو بیت اقصیٰ قادیان میں ہوا۔ چوتھا اجتماع 17، 18/ اکتوبر 1942ء کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی کوٹھی کے شمالی جانب واقع دارالشکر کے غربی میدان میں منعقد ہوا۔

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

10/ اکتوبر 1942ء کو حضرت مصلح موعود نے بعد عصر دارالانوار قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے دفتر کا سنگ بنیاد رکھا۔ عمارت کے لئے حضرت نواب عبداللہ خان صاحب نے آٹھ کنال عطیہ دیا۔ 1947ء ہجرت تک یہاں خدام الاحمدیہ کا دفتر قائم رہا۔

پہلی دینیات کلاس

1945ء میں 20/ اپریل تا 10/ مئی تک میٹرک کا امتحان دینے والے طلبہ کی دینیات کلاس قادیان میں ہوئی۔ کلاسز تعلیم الاسلام کالج اور لیکچرز بیت اقصیٰ میں ہوتے تھے۔ حضرت مصلح موعود نے آخری روز طلبہ کو شرف ملاقات بخشا اور نصائح فرمائیں۔

پہلی تعلیم القرآن کلاس

حضور کے ارشاد پر دینیات کلاس کے بعد خدام الاحمدیہ اور نظارت تعلیم و تربیت کے اشتراک سے 1945ء سے تعلیم القرآن کلاس کا اجراء کیا گیا۔ پہلی کلاس 25/ اگست تا 25/ ستمبر جاری رہی۔

☆ 1938ء تا 1947ء تک خدام الاحمدیہ نے مختلف موضوعات پر کتب و پمفلٹس بھی شائع کئے جن میں تحریک قیام خدام الاحمدیہ، دستوراساسی، مشعل راہ، ہدایات تعلیم، قوانین صحت، اخلاق احمد، شمائل احمد، ہمارے نغمے، ہمارا نظام، ہمارا کام، ذرائع اصلاح۔

لاہور میں دفتر کا مقام

پاکستان ہجرت کے بعد 4 میکلوڈ روڈ لاہور پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دفتر قائم ہوا اور مئی 1949ء میں یہ دفتر جودھامل بلڈنگ لاہور میں منتقل ہوگیا۔

پاکستان میں پہلی شوریٰ

پاکستان میں خدام الاحمدیہ کی اولین مجلس شوریٰ 13/ جون 1948ء کو رتن باغ لاہور میں منعقد ہوئی۔ جس میں قائدین اضلاع کا تقرر ہوا اور انہیں ان کے فرائض سونپے گئے۔

آپ کی تلاش ہے

مئی 1948ء میں ''آپ کی تلاش ہے'' کے عنوان سے حضرت مصلح موعود نے نوجوانان احمدیت کے نام ایک پیغام شائع فرمایا جو جماعت کی تنظیمی، اخلاقی اور روحانی تعلیمات کا نچوڑ تھا۔

ربوہ میں دفتر کی منتقلی

اگست 1949ء میں جودھامل بلڈنگ لاہور سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دفتر ربوہ منتقل ہوگیا۔ ربوہ میں صرف ایک کمرہ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے بطور دفتر دیا تھا۔ 6/ فروری 1952ء کو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعود نے رکھا۔ دو ماہ بعد 15/ اپریل 1952ء کو حضرت مصلح موعود نے اس کا افتتاح فرمایا۔ بعد میں توسیع دفتر و ایوان محمود کی تعمیر ہوئی۔

ربوہ میں پہلا اجتماع

ربوہ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا پہلا اجتماع 30، 31/ اکتوبر و یکم نومبر 1949ء کو ہوا۔ اس موقع پر حضرت مصلح موعود نے خطاب فرمایا اور اپنی صدارت سنبھالنے کا بھی اعلان فرمایا۔

☆ 4/ اگست 1950ء کو یوم شجرکاری ربوہ میں بھی منایا گیا اور خدام الاحمدیہ نے ربوہ میں 1 ہزار 150 پودے لگائے۔

☆ ستمبر 1950ء، 1954ء اور 1955ء میں پنجاب میں شدید سیلاب آیا اس موقع پر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔

ربوہ میں قیادت کا قیام

جون 1952ء میں ربوہ میں قیادت قائم کی گئی اور سید محمود احمد ناصر صاحب پہلے قائد ربوہ منتخب ہوئے۔ 1960ء سے قائد کی جگہ مہتمم مقامی ربوہ کا تقرر ہونے لگا پہلے مہتمم مقامی ربوہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب تھے۔

ماہنامہ خالد

''الطارق'' کے نام سے 1945ء میں دو ورقہ شائع ہونا شروع ہوا۔ جس کو بعض مجبوریوں کی بناء پر بند کر دیا گیا۔ مارچ 1952ء میں ''خالد'' کے ڈیکلریشن کے لئے درخواست دی گئی۔ ستمبر میں منظوری ہوئی اور اکتوبر 1952ء میں ''خالد'' کا پہلا شمارہ نکلا۔ پہلے ایڈیٹر مولانا غلام باری سیف صاحب تھے۔ یہ رسالہ گزشتہ 61 سال سے جاری ہے۔ اس کے موجودہ ایڈیٹر مکرم عطاء الوحید باجوہ صاحب ہیں۔

نائب صدر اوّل کی اسیری

نائب صدر اوّل حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو یکم اپریل 1953ء کو مارشل لاء ضابطہ نمبر 13 کے تحت گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بھی گرفتار ہوئے اور تقریباً دو ماہ بعد 28/ مئی 53ء کو رہا ہوئے۔ یوں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی قیادت کو اسیری کی سعادت بھی ملی۔

صدران خدام الاحمدیہ مرکزیہ و پاکستان

☆ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب 55-1954ء سے 60-1959ء تک آپ نائب صدر اوّل رہے۔ اس دور میں صدر حضرت مصلح موعود تھے۔

☆ 1959ء تا 1989ء تک صدران خدام الاحمدیہ مرکزیہ مکرم سید میر داؤد احمد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب اور مکرم محمود احمد شاہد صاحب بنگالی رہے۔ 90-1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجلس مرکزیہ ختم کر دی اور یوں ہر ملک کی صدارت علیحدہ ہوگئی۔

پاکستان میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر منتخب ہوئے۔ آپ چار سال صدر رہے۔ آپ کے بعد مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب، مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب، مکرم فرید احمد نوید صاحب اور اب مکرم سہیل مبارک شرما صاحب ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ جو آج سے 75 سال پہلے چند اراکین پر مشتمل تھی آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں قائم اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے کوشاں ہے۔ اللہ تعالیٰ مجلس کی مساعی میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

(نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں تاریخ احمدیت اور تاریخ خدام الاحمدیہ سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆

یتیم کی خدمت بہت اچھا کام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

دارالیتامیٰ کی تحریک میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی دوست کو خدا نے توفیق بخشی تھی کہ موجودہ سکیم ہے اس کے مطابق وہ پورا دارالیتامیٰ تیار کرنے کا خرچ دے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا باقی لوگوں کو محروم نہیں کیا جاسکتا اگر کوئی اور شامل ہونا چاہے تو ہو جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق بھی آج ہی ایک جگہ سے ایک خطیر رقم ملی ہے اور ان صاحب نے بھی اصرار کیا ہے کہ مجھے بھی دارالیتامیٰ کی سکیم میں شامل کیا جائے اور بھی پہلے ملتی رہی ہیں۔ چنانچہ وہ سب رقمیں انشاءاللہ دارالیتامیٰ کی تعمیر میں خرچ ہوں گی۔ Elsalvador کے یتامیٰ کے متعلق اگرچہ جماعتی کوششوں کے باوجود ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہوسکی کہ بحیثیت جماعت ہمیں یتامیٰ مل جائیں لیکن بعض لوگوں نے اس تحریک میں شمولیت کی نیت کی تھی تو وہ بعض اور یتیم لے کر پالنے لگ گئے ہیں اور اس کی مجھے اطلاع مل رہی ہے یہ بہت خوشکن رجحان ہے۔ ساری جماعت کو میں پھر یاددہانی کرواتا ہوں کہ ضروری نہیں کہ السلواڈور کے یتیم ہوں دنیا میں جہاں بھی یتیم ہے اس کی خدمت کرنا ایک بہت اچھا کام ہے۔

(خطبات طاہر جلد 7 ص 49)

مکرم عبدالباسط صاحب۔ ہومیوفزیشن

ڈینگی بخار، علامات، حفاظتی تدابیر اور علاج

تعارف

ڈینگی بخار کا دوسرا نام ہڈی توڑ بخار ہے۔ یہ ڈینگی وائرس سے پھیلنے والی ایک بیماری ہے جو خصوصاً گرم علاقوں میں موسم برسات اور خزاں میں پھوٹتی ہے۔ یہ ایک قسم کے مچھر کے کاٹنے سے پھیلتی ہے۔ اس کی ویکسین ابھی تک ایجاد نہیں ہوسکی ہے کیونکہ اس کا وائرس قریباً چار قسم کا ہوتا ہے۔ ان میں سے اگر ایک قسم کے خلاف جسم میں مدافعتی نظام فعال ہوجائے تو اس سے عمر بھر کے لئے حفاظت مل جاتی ہے۔ لیکن اگر دوسری تین قسموں کے وائرس سے اس شخص کو انفیکشن ہوجائے تو اس سے بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہیں۔

علامات

80 فیصد لوگوں میں علامات یا تو ظاہر نہیں ہوتیں یا پھر بہت معمولی ظاہر ہوتی ہیں جس میں معمولی بخار وغیرہ ہوتا ہے۔ لیکن 5 فیصد لوگوں میں علامات شدید ہوتی ہیں اور ان میں سے بعض موت سے ہمکنار ہوجاتے ہیں۔ اس کا دورانیہ 3 سے 14 دن کا ہوسکتا ہے لیکن عموماً 4 سے 7 دن تک ہوتا ہے اسی لئے اگر کوئی ایسا شخص جو کہ ایسے علاقے سے آئے جہاں یہ فیور ہو اور اگر اسے بخار 14 دن کے بعد ہو تو وہ ڈینگی نہیں ہوگا۔

بچوں میں عموماً اس کی علامات عام نزلہ زکام سے ملتی جلتی ہیں۔ ان میں اس کے ساتھ قے اور دست بھی شامل ہوتے ہیں۔ بچوں میں اس کی پیچیدگیاں زیادہ دیکھنے میں آتی ہیں۔

بیماری کا طریق کار

اس وائرس سے متعلقہ شخص کو اچانک بخار ہو جاتا ہے۔ جس کے ساتھ ایسی سر درد ہوتی ہے جو کہ آنکھوں کے پچھلے حصہ میں رہتی ہے۔ اعصاب اور جوڑوں میں درد ہوتا ہے اور جسم پر سرخ نشانات یا خسرہ سے ملتے جلتے دانے نکل آتے ہیں۔

ہڈیوں اور جسم میں دردوں کی وجہ سے اسے ہڈی توڑ بخار بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا دورانیہ 3 حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔

1۔ ابتداء میں بہت تیز بخار ہوتا ہے جو 104°F (40°F) تک ہوتا ہے اس کے ساتھ جسم میں دردیں اور سر درد ہوتا ہے جو کہ 2 سے 7 دن تک رہ سکتا ہے۔ اس دوران ایک یا دو دن کے بعد جسم پر سرخ نشانات (Rashes) اور یا پھر چوتھے سے ساتویں دن کے دوران جسم پر خسرہ جیسے دانے نمودار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ خون کے سرخ نشانات ظاہر ہوتے ہیں جو جلد کو دبانے سے غائب نہیں ہوتے یہ شریانوں کے پھٹنے سے بنتے ہیں۔ منہ اور ناک کی جھلی سے خون بھی آنے لگتا ہے بخار کبھی اترتا اور کبھی چڑھتا ہے۔

2۔ بعض لوگوں میں یہ Stage بہت ہی خطرناک صورت اختیار کرلیتی ہے۔ شدید بخار کے ساتھ ساتھ شریانوں کے پھٹنے کی وجہ سے چھاتی اور پیٹ میں پانی پڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے دوران خون میں پانی کی کمی ہوجاتی ہے اور اعضائے رئیسہ کو مناسب خون کی فراہمی میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے۔ اس دوران اعضائے رئیسہ کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور انتڑیوں سے خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ ڈینگی کے 5 فیصد مریضوں میں بے ہوشی اور خون جاری ہوتا ہے۔

3۔ تیسرا مرحلہ جو کہ صحتمندی کی طرف جاتا ہے جسم میں پانی کی مقدار خون میں بڑھنی شروع ہوجاتی ہے۔ دوران خون بہتر ہوجاتا ہے۔ اس میں 2 سے 3 دن درکار ہوتے ہیں۔ اگرچہ صحتمندی کا رجحان بہت حوصلہ افزاء اور تیزی سے ہوتا ہے مگر بعض اوقات اس میں خون میں مائع کی زیادتی ہو جاتی ہے اور اس سے دماغ پر اثر ضرور پڑتا ہے جس کی وجہ سے نیم بیہوشی یا کزاز کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

ڈینگی سے منسلک دیگر مسائل

ڈینگی بعض اوقات جسم کے بہت سے دوسرے حصوں پر منفی اثر ڈالتا ہے ان کی علامات یا تو بخار کے ساتھ یا پھر بالکل علیحدہ سے ظاہر ہوتی ہیں۔ 0.5-6 فیصد مریضوں میں نیم بے ہوشی کا غلبہ رہتا ہے جو وائرس کی دماغ پر اثر اندازی یا پھر کسی عضو رئیسہ کا معطل ہوجانا بھی پایا جاتا ہے۔

وائرس کا پھیلاؤ

بنیادی طور پر یہ وائرس مچھر کے کاٹنے سے پھیلتا ہے (مادہ مچھر) کبھی کبھار یہ وائرس خون لگانے اور عضو کی پیوندکاری سے بھی سرایت کرسکتا ہے۔ یہ اتفاق صرف دس ہزار خون لگوانے والوں میں صرف 6 افراد تک ہوسکتا ہے۔

اثر اندازی

اس بیماری کا شدید حملہ چھوٹے بچوں اور نوجوانوں میں زیادہ ہوتا ہے خصوصاً ایسے بچے جو صحتمند اور خوش خوراک ہوں اسی طرح مردوں کی نسبت عورتیں ان کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ شوگر اور دمہ یا کسی بھی مرض بیماری کے مریض میں ڈینگی بخار خطرناک نتائج کا حامل ہوتا ہے۔

میکانزم

جب مچھر کسی کو کاٹتا ہے تو وائرس جلد میں مچھر کے لعاب کے ہمراہ داخل ہوجاتا ہے اور اپنے آپ کو سفید خلیات کے ساتھ منسلک کرلیتا ہے اور انہیں خلیات میں اپنی افزائش کرتا رہتا ہے جبکہ یہ خلیات جسم میں خون کے ساتھ ساتھ گردش کررہے ہوتے ہیں۔

یہ سفید ذرات بہت سی پروٹین کے پیدائش کا موجب بنتے ہیں جن میں خاص طور پر Interperon شامل ہے۔ جس کی افزائش بخار، نزلہ اور جسم میں درد پیدا کرنے کا موجب بنتا ہے۔ بیماری کی شدت کی صورت میں وائرس بڑی تیزی سے بڑھتا ہے اور بہت سے دوسرے اعضاء مثلاً جگر اور ہڈیوں کے گودہ کو متاثر کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خون میں شامل مائعات شریانوں میں سوراخ ہونے کے سبب سے جسم کے خلا والے حصوں میں جمع ہوجاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں خون کی رگوں میں گردش کم ہوجاتی ہے۔ اور خون کا دباؤ کم ہوجاتا ہے اور اعضائے رئیسہ کو مناسب مقدار میں خون نہیں پہنچ پاتا۔ اسی طرح ہڈیوں کے گودے میں گڑبڑ پیدا ہوجاتی ہے۔ اور خون کو جماؤ دینے والے خلیات یعنی Platelets کی افزائش رک جاتی ہے اور ان میں کمی ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے جریان خون کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔

ڈینگی بخار کی پہچان

عموماً اس کو علامات سے پہچانا جاتا ہے اگرچہ ابتدا میں یہ خاصا مشکل ہوتا ہے اس بخار میں متلی قے، جلد پر سرخ دھاریاں، نشانات، دانوں کے ساتھ جسم میں دردوں کی کیفیت ہوتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ لیبارٹری ٹیسٹ جس میں سفید خلیات کی کمی اور پلیٹ لیٹس کی کمی اور جگر کی سوزش ہوتی ہے۔ اس کی تائید کرتے ہیں۔

ایسے علاقے جہاں یہ وبا پھیلی ہوئی ہو بخار سے پہلے مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں جنہیں (Warning Signs) کہا جاسکتا ہے۔

1۔ پیٹ درد
2۔ مسلسل متلی اور قے
3۔ جگر سوزش
4۔ Hamatocrit میں اضافہ اور پلیٹلیٹس میں کمی
5۔ سستی اور بے دلی (lethargy)

لہٰذا اگر پیٹ درد اور مسلسل قے کی صورت ہو تو فوراً باقی ماندہ ٹیسٹ کروالینے چاہئیں تاکہ بخار کی بروقت روک تھام ہوسکے۔

حفاظتی اقدامات

اس کا مچھر صاف شفاف پانی میں بسیرا کرتا ہے اس لئے گھر میں گملوں، کیاریوں، ٹائرز میں پانی نہیں ہونا چاہئے۔ بارش کی صورت میں فوراً مچھر مار دوا کا سپرے کریں۔ چونکہ یہ وائرس صرف مچھر کے ایک دفعہ کاٹنے سے ہوجاتا ہے۔ اس لئے حتی الوسع کوشش کریں کہ:

☆ صبح اور شام کے وقت گھر میں رہیں
☆ پوری آستین والی قمیص پہنیں
☆ موسپل (Mospel) وغیرہ کا استعمال کریں۔
☆ باہر سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

اگر وارننگ سائنز ظاہر ہوں تو مسلسل قے کی صورت میں جسم میں پانی کی کمی نہ ہونے دیں اور مناسب سیال غذا مائع استعمال کریں اور فوراً اپنے ٹیسٹ کروائیں۔ اسپرین کا استعمال نہ کریں کیونکہ وہ خون کو پتلا کرتی ہے اور جریان خون کا خدشہ بڑھ جاتا ہے۔

بیماری کا علاج

اس کا نہ ہی کوئی مخصوص علاج ہے اور نہ ہی حفاظتی ٹیکہ بن سکا ہے البتہ 2015ء تک حفاظتی ٹیکہ میں کامیابی کی امید ہے۔ چونکہ اس کا علاج علامات کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اس لئے ہومیو پیتھک علاج کو فوقیت حاصل ہے۔

علامات کی بنیاد پر مندرجہ ذیل ادویات کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

پیٹ درد، مسلسل متلی قے اور جگر کی سوزش
ARS ALB, PHOSPHORUS 200
NAT SUL 6X

HAMOCRIT میں اضافہ اور پلیٹلیٹس میں کمی
FER PHOS 6X.CALC PHOS 6X
2 تا ڈیڑھ گھنٹہ کے وقفہ سے دن میں 5 بار

سستی، بے دلی
Opium, Gels 30 دن میں 3 بار

فیور اور ڈینگی وائرس مثبت آنے کی صورت میں
EUPATORIUM 3X ایک قطرہ زبان پر ایک منٹ کے وقفہ سے 3 خوراک
اس سے بہتر ہڈی توڑ بخار کی دوا اور کوئی نہیں ہے پھر 10 قطرے صبح و دوپہر شام

باقی صفحہ 6

س۔ شبیر

میری والدہ محترمہ عزیز بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

میری پیاری والدہ کا نام عزیز بیگم صاحبہ تھا۔ ہم لوگ ضلع منڈی بہاؤالدین کے ایک گاؤں مونگ رسول میں رہتے تھے۔ ہمارے والد صاحب کا نام راجہ احمد خاں صاحب تھا، نہایت سادہ اور مذہبی شخص تھے۔ اور میری والدہ صاحبہ جو کہ میرے والد صاحب کی طرح زیادہ تعلیم یافتہ نہیں تھیں۔ مگر احمدیت کے ساتھ انہیں بہت ہی زیادہ عقیدت اور پیار تھا اور خلیفۃ المسیح کے تمام خطبات سنتیں اور سب کو خاموشی کے ساتھ اس کو سننے کی تلقین فرماتیں۔ گویا چھوٹی سے چھوٹی نیکی کے کام کو سرانجام دینے کے لئے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور محلے کی اکثر عورتیں اپنے عزیز و اقارب کو خط لکھوانے میری والدہ صاحبہ کے پاس آتیں اور مرحومہ اپنے تمام تر کام کاج کو چھوڑ کر خط لکھنے بیٹھ جاتیں۔ بیماروں کی تیمارداری کے لئے ضرور تشریف لے جاتیں اور اپنی حسب توفیق اس شخص کی مدد کرتیں۔ جمعۃ المبارک کے دن ہم سب بہن بھائیوں کو درود شریف پڑھنے کی تلقین کرتیں۔

میرے بڑے بھائی راجہ الطاف محمود شہید جو کہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں روزے کی حالت میں فجر کی نماز پڑھنے گئے اور نماز کے دوران نامعلوم افراد نے گولیوں کی بوچھاڑ کر کے آٹھ افراد کو شہید کر دیا۔ اس دن جمعۃ المبارک تھا اور رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ تھا۔ جیسا کہ ہم سب لوگ جانتے ہیں کہ گاؤں کے ماحول میں بین ڈالنا اور رونا دھونا ایک رواج کی شکل اپنا چکا ہے۔ مگر میری والدہ صاحبہ نے نہایت صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا اور چپ چاپ ایک کونے میں بیٹھی رہیں اور کہتی رہیں کہ صبر کرو وہ مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ اس سے قبل راجہ الطاف محمود شہید سے بڑے بھائی راجہ فضل محمود مرحوم جو کہ فوج میں تھے۔ اور احمدیت کی خاطر انہیں 28 دن سزا کے بعد نوکری سے نکال دیا گیا اور ان پر گورنمنٹ کی تمام تر نوکریاں کرنے پر پابندی لگا دی گئی۔ اس کے بعد وہ کراچی پڑھنے کی غرض سے چلے گئے اور وہاں (M.A.English) کیا اور وہ (LLB) کے آخری سال میں تھے وہاں نہ جانے کس بناء پر لڑکوں نے ان کو مارا جس سے وہ اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھے اور طویل علالت کے بعد اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اس وقت بھی میری امی جان نے بہت صبر کا مظاہرہ کیا۔ پھر میرا ایک چھوٹا بھائی جس کا نام راجہ قیصر محمود تھا جو کہ ڈیڑھ سال کا تھا بیمار ہو کر وفات پا گیا۔ ان تمام صدمات کے باوجود انتہائی صبر و استقامت کا ثبوت دیا۔ خود بھی اور دوسروں کو بھی ہمیشہ دعاؤں کی تلقین کرتی رہیں۔ حضرت مسیح موعود کی بتائی ہوئی دس شرائط بیعت پر خود بھی عمل کرنے کی کوشش کرتی تھیں اور ہر ملنے والے کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔ الحمدللہ آپ موصیہ تھیں۔ آپ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہیں۔

آپ اکثر و پیشتر حضرت مصلح موعود کی مندرجہ ذیل نظم پڑھا کرتی تھیں۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

تمام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں بھی مخلص احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 5

FER-PHOS 6X + KALI SULF 6X

ڈیڑھ تا 2 گھنٹہ کے وقفہ سے دن میں 5 بار۔ پلیٹ لیٹس کی کمی جگر کی سوزش کو روکنے میں معاون ہے۔

سرخ نشانات RASHES اور جریان خون کی صورت میں ایک خوراک لے کر ARS+PHOS 200 آدھا گھنٹہ بعد

ARNICA+HYPERICAUM+ ACID SULF

ملا کر 3 گھنٹہ کے وقفہ سے دن میں چار بار

نوٹ

حفاظتی اور علاج کی غرض سے حضور کی طرف سے موصولہ نسخہ سے بھی استفادہ کیا جانا چاہئے۔

DENGUE 200 کے ساتھ اگر CROTALIS 200 کی ایک خوراک (دوسرے دن) لے لی جائے کافی دنوں تک وائرس سے IMMUNITY حاصل ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام انسانوں کو عموماً اور احمدیوں کو خصوصاً اپنی حفاظت میں رکھے (آمین) ہومیو پیتھک ادویات کی OVER DOSING بیماری میں شدت پیدا کر سکتی ہے اس لئے بہتر ہے کہ ادویات ڈاکٹر کے مشورہ سے استعمال کریں۔

حاصل مطالعہ

مکرم انصر رضا صاحب کینیڈا

قدیم مسیحی اور مسلم دنیا۔ علم اور علماء سے سلوک

عبدالرزاق ملیح آبادی صاحب نے 1952ء میں علامہ ابن عبدالبر اندلسیؒ (المتوفّٰی 463ھ) کی مشہور کتاب ”جامع بیان العلم وفضلہ“ کا اردو ترجمہ ”العلم و العلماء“ کے نام سے کیا ہے جسے ادارہ اسلامیات، انارکلی لاہور نے پہلی بار دسمبر 1977ء میں شائع کیا۔ میرے سامنے اس وقت اس کا یہی پہلا ایڈیشن ہے۔ اس کتاب کی ابتداء میں مقدمہ مترجم میں نشاۃ ثانیہ سے پیشتر مسیحی یورپ اور مسلمان حکمرانوں کا علم اور علماء سے برتاؤ کا ایک تقابلی تاریخی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ کلیسا کی علم دشمنی اور مسیحی یورپ کی اخلاقی و اجتماعی حالت بیان کرنے کے بعد مترجم لکھتے ہیں:

”کلیسا کی علم دشمنی نے یورپ کو جس اسفل سافلین میں دھکیل دیا تھا یہ اس کی دھندلی سی تصویر ہے، لیکن کلیسا کی یہ علم دشمنی اسی زمانے ہی تک نہیں رہی، جسے بجا طور پر یورپ کا عہد تاریک کہا جاتا ہے اور جس میں پوپ کو دنیاوی اقتدار بھی حاصل تھا، بلکہ علم کی روشنی پھیل جانے اور پوپ کے اختیارات سلب ہو جانے کے بعد بھی کلیسا علم کی بیخ کنی پر ہمیشہ کمر بستہ رہا۔ چنانچہ 8 ستمبر 1864ء میں پوپ کی طرف سے ایک ”مکتوب عمومی“ شائع کیا گیا تھا، جس میں لکھا تھا ”یہ عقیدہ نہایت ہی خطرناک بلکہ مجنونانہ ہے کہ ضمیر اور عبادت کی آزادی کا حق ہر شخص کو حاصل ہے اور یہ کہ ہر شائستہ سلطنت میں اس فرضی حق کے اعلان و حفاظت کا ذمہ دار قانون ہونا چاہئے!“

(صفحہ 21)

مسیحی دنیا کی اس بھیانک صورتحال کو بیان کرنے کے بعد ”اسلام کا علم سے برتاؤ“ کے عنوان کے تحت مترجم اپنے اس مقدمہ میں لکھتے ہیں:

”علم اور آزادئ فکر وضمیر کے ساتھ یہ مسیحیت کا برتاؤ تھا، جو پندرہ سولہ سو سال جاری رہا۔ اس کے مقابلے میں اسلامی دنیا کا کیا حال تھا؟ کیا اسلامی دنیا میں بھی علم و حکمت اور علماء و فضلاء کی بیخ کنی کا غلغلہ جاری تھا؟ کیا اسلامی دنیا میں بھی ضمیر پر قفل چڑھائے جاتے تھے اور فکر انسانی کو جکڑ بند کیا جاتا تھا؟ کیا اسلامی دنیا میں بھی علماء و حکماء کے پیچھے خفیہ پولیس رہتی اور انہیں زندہ جلا ڈالنے کے لئے احتسابی عدالتیں بیٹھا کرتی تھیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ اس کے برعکس اسلامی دنیا میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک مدرسوں اور کتب خانوں کا غیر منقطع سلسلہ چلا گیا تھا۔ ان گنت مسجدیں تھیں، ان گنت مسجدوں میں ان گنت مدرسے تھے اور ان گنت مدرسوں کے ساتھ ان گنت کتب خانے تھے، کیونکہ ہر مدرسے کے لئے چھوٹے یا بڑے کتب خانوں کا ہونا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ مسجدوں میں درس و تدریس کے علاوہ علمی حلقے بھی اجماع کرتے تھے، اور ان حلقوں میں ہر قسم کی بحثیں پوری آزادی سے ہوا کرتی تھیں۔ دین و مذہب کے نام پر نہ کسی کو بولنے سے روکا جاتا تھا، نہ کسی کو عدالت میں گھسیٹا جاتا تھا۔ ہر عالم اپنی جگہ ایک دارالعلوم تھا، سفر میں حضر میں، مسجد میں، گھر میں، ہر جگہ طالبانِ علم اسے گھیرے رہتے تھے۔ اور وہ اپنے علم سے بے خوف وخطر سب کو پوری آزادی وفیاضی سے سیراب کیا کرتا تھا۔ ہاں، اسلامی تاریخ میں بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ لوگوں کو الحاد و زندقہ کے الزام میں موت کے گھاٹ اتارا گیا، لیکن اول تو یہ مثالیں اتنی کم ہیں کہ انگلیوں پر گنی جاسکتی ہیں، پھر عام طور پر ایسے واقعات کے سبب سیاسی ہوا کرتے تھے نہ کہ علمی و دینی، اگرچہ انہیں دینی رنگ ہی دے دیا جاتا تھا۔ پھر اس قسم کے تمام واقعات کا تعلق شاعروں سے ہے یا مدعیان تصوف سے۔ علماء وحکماء سے نہیں ہے۔ اس طرح کے معدودے چند واقعات اس عام و مسلم حقیقت پر پردہ نہیں ڈال سکتے کہ مسلمان اپنی علمی رواداری میں ایسے تھے کہ آج اس ”تہذیب و نور“ کے زمانے میں بھی دنیا ان کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ آج وہ کون سا ملک ہے جو اپنے قومی و وطنی و آئینی عقائد و مسلمات کے خلاف کوئی صدا برداشت کر سکتا ہے؟ لیکن مسلمانوں نے اپنے عقائد و مسلمات کے خلاف صدائیں ہمیشہ برداشت کیں۔“ (صفحہ 21,22)

مسلمان معاشرہ اور مسلمان حکمرانوں کی علم دوستی اور مذہبی بے تعصبی کی شہادت کے طور پر مترجم مشہور امریکی مصنف ڈریپر کی کتاب ”معرکہ مذہب و سائنس“ سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں جس کا ایک حصہ کچھ یوں ہے:

”مدارس و مکاتب کی نگرانی بڑی فراخ دلی سے بعض دفعہ نسطوری عیسائیوں اور بعض دفعہ یہودیوں کے سپرد کی جاتی تھی۔ کسی شخص کو کسی خدمتِ جلیلہ پر فائز کرتے وقت حکومت کو یہ خیال نہ ہوتا تھا کہ وہ کس قوم سے تعلق رکھتا ہے یا اس کے مذہبی عقائد کیا ہیں، بلکہ محض اس کی علمی قابلیت کا لحاظ کیا جاتا تھا۔“ (صفحہ 27)

مکرم محمود احمد ملک صاحب

ہمارے خاندان میں احمدیت کا نور

ہمارے نانا حکیم شیخ فضل حق بٹالوی صاحب، حضرت ملک غلام فرید صاحب کے برادرِ نسبتی تھے۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب نے اپنے سسرال کے خاندان کے بارے میں جو بیان کیا وہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے نے اپنی مؤلفہ کتاب ''سیرت وسوانح حضرت ملک غلام فرید صاحب'' جو مبشرین احمد (جلد اول) کے طور پر شائع ہوئی میں اس طرح نقل کیا۔

''میں نے ایک دفعہ اپنے برادر نسبتی حکیم شیخ فضل حق صاحب کے مکان واقع بٹالہ میں پرانے خطوط میں ایک کارڈ دیکھا جو حضرت مسیح موعود نے حکیم صاحب کے دادا شیخ صوبہ خان صاحب کو تحریر کیا تھا جو اُس زمانہ میں (EAC) ای۔اے۔سی تھے۔ جب کہ خال خال ہی کوئی ہندوستانی اس وقت اِس جلیل القدر عہدہ پر فائز ہوتا تھا۔ وہ بٹالہ کے رئیس تھے۔ اوران کے پاس جو بڑی جائیداد تھی وہ انہی کی پیدا کردہ تھی۔ حضرت مسیح موعود کا خاندان بھی رئیس تھا۔ اس لئے آپس میں گہرے مراسم تھے۔ شیخ صاحب قریباً چوالیس برس کی عمر میں وفات پاگئے تھے۔

شیخ صوبہ خان صاحب کے بیٹے شیخ نور احمد صاحب نے پچاس باون سال کی عمر میں 1916ء میں وفات پائی تھی۔ ایک کاروبار میں ان کو بھاری نقصان ہوا تھا۔ اس صدمہ سے ان کے دل پر اثر پڑا تھا۔ 1892ء کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے شیخ نور احمد صاحب کو حضور کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہوا تھا۔ چنانچہ وہ اپنے بیٹے شیخ فضل حق صاحب کو ساتھ لے جا کر اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور ہر دو کا نام آئینہ کمالات اسلام کی فہرست میں موجود ہے۔

شیخ نور احمد صاحب نے باقاعدہ بیعت نہیں کی تھی۔ لیکن کبھی بھی احمدیت کی مخالفت نہیں کی تھی۔ شیخ فضل حق صاحب نے ماسٹر محمد طفیل صاحب کی دعوت کے زیر اثر خلافت اولیٰ میں بیعت کی تھی اور پھر شیخ صاحب کے ذریعہ ان کے بھائی شیخ ظفر الحق صاحب (بعدہ' ڈپٹی کمشنر) اور چاروں ہمشیرگان نے بھی احمدیت قبول کر لی تھی۔ شیخ فضل احمد صاحب کے حالات میں ''رفقاء احمد'' جلد سوم طبع دوم میں ان کا بیان حکیم فضل حق صاحب کی بیعت کرنے کے متعلق بھی موجود ہے۔ وہ بیعت لکھنے کے متعلق ہے۔ اصل (دعوت الی اللہ) ماسٹر محمد طفیل صاحب کی طرف سے ہوئی تھی اور شیخ نور احمد صاحب نے کبھی اس امر کو بُرا نہیں منایا تھا اور جب ان کی وفات پر شیخ فضل حق صاحب نے ان کا جنازہ نہیں پڑھا تو عندالملاقات حضرت خلیفہ ثانی نے فرمایا کہ آپ کو ان کا جنازہ پڑھ لینا چاہئے تھا۔ کیونکہ ان کا بقیہ سارا خاندان احمدی ہے اور وہ ان احمدی افراد میں گھلے ملے رہتے تھے اور ان سے الگ نہیں تھے۔''

(مبشرین احمد جلد اول طبع اول، صفحہ 54،55)

حضرت ملک غلام فرید صاحب نے اپنی اہلیہ نواب بیگم صاحبہ (ہمشیرہ شیخ فضل حق صاحب) کی وفات پر روزنامہ الفضل میں مضمون تحریر کیا۔ جس میں اپنی اہلیہ یعنی شیخ فضل حق صاحب کے خاندان کے بارے میں لکھا:

''یہ بٹالے کے ایک نہایت معزز خاندان کی خاتون تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے عہد میں سارا خاندان احمدی ہوا۔ ان کے والد کے حضرت مسیح موعود کے ساتھ بھی بڑے تعلقات تھے......

ان کے والد کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ بھی ایک تعلق خصوصی تھا۔ بیعت کے ساتھ ہی اس سارے خاندان کا تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خاندان کے ساتھ ہو گیا...... حضرت (اماں جان) قادیان سے بٹالہ تشریف لا کر ان کے مکان میں ٹھہرتی تھیں۔''

(روزنامہ الفضل 24 فروری 1975ء
بحوالہ مبشرین احمد جلد اول صفحہ 64)

نیز حضرت ملک غلام فرید صاحب نے لکھا کہ شیخ فضل حق صاحب کئی مجالس مشاورت میں شریک ہوتے رہے۔

(مبشرین احمد جلد اول، صفحہ 68)

خاکسار نے اپنے ددھیال اور ننھیال کے حالات کے مطالعہ کے دوران ایک قدر مشترک پائی وہ یہ کہ ہمارے دادا جان شیخ غلام قادر صاحب مرحوم کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے اِسی طرح ہمارے نانا جان شیخ فضل حق صاحب اور ان کے والد شیخ نور احمد صاحب کو بھی حضرت مسیح موعود کی خدمتِ اقدس میں حاضری کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی۔ اور اُن کے والد شیخ صوبہ خان صاحب کو حضور کا خط بھی موصول ہوا۔ اِسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی نظر عنایت ہمارے ددھیال اور ننھیال کے بزرگوں پر رہی۔

خدا کے فرستادہ اور خدا تعالیٰ کے مقربین کی قدرتِ قدسیہ مقناطیس کی کشش سے بڑھ کر طاقت رکھتی ہے۔ ذرا زمین زرخیز ہو تو یہ پھل پھُول لاتی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود کی دعا اور توجہ کا کرشمہ ہے اور اُس کی اتباع میں خلفائے سلسلہ کی نظر عنایت اور محبت اور قدر افزائی اور دعاؤں کی برکت ہے کہ ہمارا خاندان اُس نور سے روشن ہو گیا اور ہمارے گھروں کو اور قلب و نظر کو اور ہماری نسلوں کی تقدیر کو منور کر گیا۔

یہ ہمارے خاندان کے بزرگوں کا کمال نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے یہ اس روحانی ہوا کا اثر ہے جو مامور زمانہ کی بعثت سے چلی اور صدیوں کی خشک زمینوں کو سیراب کر گئی۔

☆......☆......☆......☆

عطیہ خون خدمت خلق ہے

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعہ میں احمدی ڈاکٹرز کو ''**تحریک وقف**'' فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

''ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے، چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن **وقف** کر کے آگے آنا چاہئے۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں **وقف ڈاکٹرز** کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma Centre
Gynaecology
Paediatrics
Medicine
Surgery
Eye/ENT
Pathology
Radiology
Anaesthesia

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

اطلاعات واعلانات

ولادت

مکرم عبدالستار خان صاحب امیر جماعت احمدیہ گوئٹے مالا تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ امۃ القدوس شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم قمر شیراز صاحب کو 10 اگست 2013ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام یمنیٰ قمر تجویز کیا گیا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولودہ مکرم نعمت اللہ شمس صاحب و محترمہ صادقہ شمس صاحبہ کی پوتی ، مکرم حاجی پیر محمد صاحب مانگٹ اونچا ، حضرت چوہدری فتح دین صاحب گوندل رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور ننھیال کی طرف سے محترم حافظ مولوی عبدالکریم خان صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ خوشاب کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولودہ کو خادم دین بنائے ۔صحت وسلامتی والی عمر دراز سے نوازے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم محمود احمد گل صاحب (ر) معلم سلسلہ دارالعلوم غربی سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بہنوئی مکرم ضیاء اللہ صاحب عرصہ ڈیڑھ ماہ سے برین ہیمبرج کی وجہ سے قومہ کی حالت میں زیر علاج ہیں ۔تھوڑی سی ہوش آئی تھی۔ مصنوعی سانس اور خوراک نالی کے ذریعہ دی جاتی ہے ۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

فضل عمر ہسپتال میں مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار

فضل عمر ہسپتال میں داخل مریضوں سے ملاقات کے اوقات کار درج ذیل ہیں ۔ احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ ان اوقات کار کو مدنظر رکھ کر مریضوں کی عیادت کیلئے ہسپتال تشریف لایا کریں۔ اوقات کار کی پابندی بہت ضروری ہے ورنہ مریض اور عملہ ہسپتال کیلئے مشکلات کا باعث ہوتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو ہمراہ نہ لایا کریں۔

جمعہ اور رخصت کے ایام میں
صبح 10 تا 12 بجے
روزانہ شام 5 تا 7 بجے

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

4/ اکتوبر 2013ء

5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	یسرنا القرآن
6:00 am	حضور انور کا ایوان طاہر کینیڈا کا افتتاح اور خطاب
7:45 am	خطبہ جمعہ Live
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30 am	یسرنا القرآن
11:50 pm	حضور انور کا یورپین پارلیمنٹ میں ہاؤس 4 دسمبر 2012ء کا خطاب
2:35 pm	سرائیکی سروس
1:15 pm	راہ ہدیٰ
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	دینی و فقہی مسائل
4:35 pm	درس حدیث
5:00 pm	خطبہ جمعہ
6:15 pm	غزوات النبیؐ
7:05 pm	تلاوت قرآن کریم
7:30 pm	Shotter Shondhane
8:50 pm	مرہم عیسیٰ
9:20 pm	خطبہ جمعہ 4/ اکتوبر 2013ء
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر Live

2012ء کی بہترین تصویر کا اعزاز

دنیا میں 2012ء کی ہزاروں تصاویر میں اول آنے والی تصویر کا اجراء کر دیا گیا ہے۔ یہ تصویر نیشنل جیوگرافک کے ادارے نے جاری کی ہے۔ معروف ادارے نیشنل جیوگرافک نے نہانے کے بعد خود کو سکھانے میں مصروف بنگالی ٹائیگر کی تصویر کو دیگر 22 ہزار کے مقابلے میں منتخب کیا ہے۔ یہ تصویر دیکھنے میں تو عام ہو سکتی ہے۔ 2012ء کی بہترین فوٹو قرار پائی ہے۔ اس مقابلے میں تصاویر کو تین کیٹیگریز میں تقسیم کیا گیا تھا۔ لوگ، مقامات اور فطرت۔ اول نمبر پر آنے والی تصویر تھائی لینڈ کے ایک چڑیا گھر میں مقیم شیرنی کی تھی۔ جسے فوٹوگرافر ایشلے ونسنٹ نے کئی دن کی محنت کے بعد کھینچ کر دس ہزار ڈالر جیت لئے۔

دارالضیافت میں قربانی

بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقوم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

قربانی بکرا -/14000 روپے

قربانی حصہ گائے -/7000 روپے

(نائب ناظر ضیافت ربوہ)

Skylite Institute of Information Technology
(Educating People For Future)

کمپیوٹر ڈپلومہ

سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر شارٹ کورسز/ ڈپلومہ کورسز کا آغاز ہو چکا ہے

کمپیوٹر بیسکس دورانیہ 1 ماہ | مائیکروسافٹ آفس دورانیہ 2 ماہ | گرافکس ڈیزائننگ دورانیہ 2 ماہ | ویب ڈیویلپمنٹ دورانیہ 3 ماہ | اردو ان پیج دورانیہ 1 ماہ

کامیاب طلباء کے لئے Skylite Communications میں جاب کرنے کے شاندار موقع

نظارت تعلیم سے منظور شدہ، UPS اور جنریٹر کی سہولت، ائیرکنڈیشنڈ کلاس رومز، کوالیفائیڈ ٹیچرز

4/14. 2nd Floor, Gole Bazar Rabwah, PH: 047-6211002

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

سہارا ٹیسٹ کیمپ

سہارا لیبارٹریز کی طرف سے مورخہ 1، 2، 3/ اکتوبر

کو صبح 6 بجے سے شام 6 بجے تک درج ذیل ٹیسٹوں کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

1۔ خون کا مکمل معائنہ + کولیسٹرول + شوگر ~~170+450~~ =/~~626~~ =/200 روپے صرف

2۔ خون کا مکمل معائنہ + کولیسٹرول + شوگر 170+255+450 =/~~875~~ =/400 روپے صرف

3۔ شوگر کا پچھلے تین ماہ کا ریکارڈ معلوم کریں کہ کم یا زیادہ کس حد تک رہی HbA1C کے ذریعہ معلوم کریں۔
~~1490~~ ~~1100~~ 1100+ خون کا مکمل معائنہ =/450 فری =/1100

4۔ اگر آپ اپنے جسم میں کہیں، گلٹی، غدود، گلینڈ، رسولی وغیرہ محسوس کرتے ہیں تو اس کی ابتدائی تحقیق کے لئے فوراً CA-125 ٹیسٹ کے ذریعہ معلوم کریں کہ کہیں خدانخواستہ یہ جان لیوا موذی مرض کینسر کی ابتدا تو نہیں۔
~~3840~~ ~~2750~~ 1700+ خون کا مکمل معائنہ 450 فری =/1700

5۔ اگر آپ اعصابی تناؤ، تھکاوٹ، کام میں سست روی ہڈیوں میں تکلیف کا شکار ہیں تو Vit-D لیول کے ذریعہ تسلی کریں کہ کہیں اس کی وجہ اس کی کمی تو نہیں۔
~~2950~~ ~~2420~~ 1800+ خون کا مکمل معائنہ 450 فری =/1800

6۔ اگر آپ کو سکن الرجی، فشل الرجی، میک اپ الرجی، خارش، خارش سے بننے والی سرخی، سوجن، خون کی حدت خارش سے جسم کا سرخ ہونا، موسمی الرجی، ڈسٹ الرجی کے شکار ہیں تو IgE لیول کے ذریعہ معلوم کریں کہ یہ کس حد تک ہے۔
~~1750~~ ~~1320~~ 850+ کا خون مکمل معائنہ 450 فری =/850

7۔ **شادی شدہ، نوبیاہتا، اولاد سے محروم، بھائیوں، بہنوں، بیٹیوں کیلئے ٹیسٹ پیکج**
FSH, LH, Prolectin,Estradiol
~~6380~~ ~~4620~~ 3000+ خون کا مکمل معائنہ =/450 فری =/3000

8۔ ہیپاٹائٹس B، ہیپاٹائٹس C (سکریننگ) جگر کا مکمل معائنہ بذریعہ خون، خون کا مکمل معائنہ 1650 صرف -/1000 روپے

9۔ تھائیورائیڈ فنکشن ٹیسٹ (TFT) T3, T4, Tsh چست زندگی گزارنے کیلئے یہ پتہ لگانا نہایت ضروری ہے کہ T3,T4, Tsh کم ہے یا زیادہ دونوں صورتوں میں علاج کروانا نہایت ضروری ہے اور آسان ہے۔
~~2520~~ ~~2310~~ 1660+ خون کا مکمل معائنہ =/450 فری =/1660 روپے

نوٹ: ٹیسٹ نمبر 1 اور 2 سے مستفید ہونے کے لئے احباب خواتین بچے صبح خالی پیٹ تشریف لائیں۔

روٹین کے تمام ٹیسٹ جدید ترین ٹیکنالوجی **Immulite 2000** انٹرنیشنل سٹینڈرڈ پر روزانہ کی بنیاد پر پرفارم ہوتے ہیں۔ خون کا مکمل معائنہ **(Five Part) Sysemex Sx800i** کے ذریعہ

☆ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ لیبارٹریز کے مقابلہ میں ریٹ 40% سے 50% تک کم

☆ بیرون شہر سے ڈاکٹر صاحبان کے تجویز کردہ ٹیسٹ بھی پرفارم کئے جاتے۔

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔

Ph: 0476212999
Mob: 03336700829
03337700829

پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ربوہ میں طلوع و غروب 27 ستمبر

طلوع فجر	4:38
طلوع آفتاب	5:57
زوال آفتاب	11:59
غروب آفتاب	6:02

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

27 ستمبر 2013ء

6:20 am	خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یو ایس اے 30 جون 2012ء
7:45 am	ترجمۃ القرآن کلاس 25 نومبر 1996ء
10:00 am	خطبہ جمعہ Live
1:25 pm	راہ ہدیٰ
3:55 pm	دینی و فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ
9:35 pm	خطبہ جمعہ
11:05 pm	حضور انور کا یو ایس اے کانگریس کو خطاب

LEARN German LANGUAGE
By
German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
بوتیک و فینسی ورائٹی کا مرکز
مردانہ ورائٹی، پرنٹ لیلن اور سادہ لیلن بھی دستیاب ہے
نیز ہر طرح کی میچنگ بھی دستیاب ہے۔
پروپرائٹر: اعجاز احمد طاہر 0333-7231544
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

FR-10

کھانا ہضم کرتا ہے
ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

وردہ فیبرکس
لان شرٹ صرف 200 روپے میں حاصل کریں۔
کسٹمر کے اسرار پر نیا مال منگوا لیا گیا ہے
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

DUSK
The Chinese Cuisine
Order for Chinese Food
Takeaway & Home Delivery
Just Call (Tariq)0323-5753875
Rabwah